میراث اور وصیت

مرتبہ: محمد رضا داؤدانی

میراث اور وصیت

(تصحیح شدہ)

مرتبہ:

محمد رضا داؤدانی

طبع اول: ۲۰۱۳ء

تعداد: ۱۰۰۰

طبع دوم: ۲۰۱۵ء

تعداد: ۱۰۰۰

www.dawoodani.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

- الحمد للہ اگلے صفحات میں آپ دو ابواب میں **''میراث اور وصیت''** سے متعلق احکام پڑھیں گے۔
- اس کتاب میں درج ذیل تین مراجع کے فتاویٰ کو پیش نظر رکھا گیا:

(۱) مرحوم آیت اللہ **خوئی**ؒ (۲) مرحوم امام **خمینی**ؒ

(۳) آیت اللہ **سیستانی** مدظلہ (۴) آیت اللہ **خامنہ ای** مدظلہ کے مقلدین امام خمینیؒ کے مسائل پر عمل کریں۔ آیت اللہ خامنہ ای کے دفتر کی یہی ہدایت ہے۔

- چند مقامات کے سوا فتاویٰ کے اختلاف کو بیان نہیں کیا گیا بلکہ کوشش کی گئی ہے کہ مسائل کو احتیاط کے مطابق لکھا جائے۔
- تفصیلات جاننے کے خواہشمند **بڑی کتابوں** کی طرف رجوع کریں۔
- کتاب کو **Reader Friendly** بنانے کے لیے مانوس الفاظ کو دوستانہ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو بوجھ محسوس نہ ہو۔
- اس کتابچے میں بیان کردہ مستحبات **رجاءِ مطلوبیت** کی نیت سے انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

☆ **رجاءِ مطلوبیت** یعنی: اس امید پر عمل کو انجام دینا کہ اِن شاء اللہ یہ کام اللہ کو مطلوب ہے۔

اظہارِ تشکر

(۱) اس کتاب کی تیاری میں مذکورہ مراجع کے رسالۂ عملیہ کے علاوہ :

(الف) حجۃ الاسلام والمسلمین **آقائے محمد حسین فلاح زادہ** کی **" آموزش فقہ "** (سطح عالی) اور

(ب) حجۃ الاسلام والمسلمین **مولانا سید محمد رضوی صاحب** کی

" Writing an Islamic Will " سے استفادہ کیا گیا۔

خصوصاً دونوں ڈائی گرامز اسی کتاب سے لی گئی ہیں۔

(۲) استادِ محترم حجۃ الاسلام والمسلمین **مولانا علی رضا صالحی** صاحب اور حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا **نادر صادقی** صاحب نے نظرِ ثانی اور ضروری تصحیح و اصلاح فرمائی ہے نیز برادر مولانا مجتبیٰ جیوانی صاحب نے خصوصی تعاون فرمایا ہے۔

میں ان سب حضرات کا شکر گزار ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں۔

ربنا تقبل منا انك أنت السميع العليم

بحق محمد و آله الطاهرين

محمد رضا داؤدانی

۲۰ / رجب المرجب ۱۴۳۴ھ

بمطابق ۳۱ / مئی ۲۰۱۳ء

اظہار خیال

(از حجۃ الاسلام مولانا علی رضا صالحی صاحب)

مولانا محمد رضا داؤدانی صاحب کی مفید کاوش کو پڑھنے کا موقع ملا۔ موصوف نے وصیت اور میراث کے ضروری مسائل کو عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کی تاثیر چاہے آخرت کے حوالے سے ہو یا جو کچھ لوگ دنیا میں چھوڑ جا رہے ہیں اس سے متعلق ہو، نہایت اہم ہے۔ ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اب اگر کوئی اپنی ایک مختصر سی کوشش کے ذریعے نہ صرف اپنے دنیا کے سرمائے کو آخرت کے لیے محفوظ کر پائے بلکہ اس میں اضافہ بھی کرتا رہے، تو اس سے بہتر بات اس کے لئے نہ ہوگی۔ وصیت اس کا ایک ذریعہ ہے جس کی صحیح معلومات انسان کو اگر مرنے سے پہلے حاصل ہوجائے تو وہ نہ صرف اپنی دنیا میں کمائی ہوئی دولت، چاہے وہ اولاد اور رشتے داروں کی صورت میں ہو یا مال و اعمال کی صورت میں، اسے آخرت کے لئے محفوظ بنانے کے ساتھ ساتھ اس میں اضافے کا سامان بھی کرسکتا ہے۔اس کتابچے کے ایک حصے میں اس کی جانب خاص توجہ دلائی گئی ہے۔

دوسری جانب ہمارے معاشرے کے بعض طور طریقے، شریعت مقدسہ کے بتائے ہوئے احکام پر غالب آجاتے ہیں اور ایسا عام طور پر لاعلمی کی وجہ سے ہوتا ہے اور مسائل شریعت کے بیان میں موجود پیچیدگی مزید بر علت کا کام کرتی ہے۔ ان ہی مسائل میں میراث کی تقسیم کا مسئلہ بھی ہے۔ نہایت ہی سادہ انداز میں زیادہ پیش آنے والی صورتوں کے شرعی حل کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور مومنین کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

شعبان معظم ۱۴۳۴ھ　　　　　　　　ناچیز علی رضا صالحی

فہرست

پہلا باب : میراث

تقسیم سے پہلے توجہ ۷
Step 1 : قرضوں اور مالی واجبات کی ادائیگی ۸
قرضوں کی ادائیگی میں ترجیح ۹
Step 2 : 1/3 وصیت کا نفاذ ۱۰
Step 3 : بڑے بیٹے کا مخصوص حصہ ۱۱
Step 4 : باقی میراث کی تقسیم ۱۲
وارث کون ہے؟ ۱۲
پہلا طبقہ (First Degree) ۱۳
دوسرا طبقہ (Second Degree) ۱۴
تیسرا طبقہ (Third Degree) ۱۵
ڈائی گرام ۱۶
اہم نوٹ ۱۷
کس کا کتنا حصہ ہے؟ ۱۸
میراث میں میاں اور بیوی کا حصہ ۱۹
بیوی کے حصے کے بارے میں چند اور باتیں ۲۳
ایک عملی مشکل (Practical Problem) : ۲۴
حل کے لیے ایک تجویز ۲۴
پہلے گروہ کی میراث ۲۵
اجمالی خاکہ (Brief Sketch) ۲۶

تفصیلی بحث اور حصوں کی وضاحت ۲۷

(۱) میت کے ماں باپ زندہ ہیں اور ....

(الف) میت کی اولاد ہے ۲۷

حاجب سے کیا مراد ہے؟ ۲۹

(ب) میت کی اولاد نہیں ہے ۳۴

(۲) میت کے ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے اور ....

(الف) میت کی اولاد ہے ۳۶

(ب) میت کی اولاد نہیں ہے ۴۱

(۳) میت کے ماں باپ میں سے کوئی زندہ نہیں ہے اور ....

(الف) میت کی اولاد ہے ۴۲

(ب) میت کی اولاد بھی نہیں ہے ۴۴

بیٹی کا حصہ آدھا کیوں؟ ۴۵

ایک مصلحت ۴۶

دوسرا باب: وصیت

وصیت نامے کا متن (Text) ۴۹

باقی مال کے بارے میں وصیت ۵۱

وصی / Executor کون؟ ۵۲

وصی کی ذمے داری ۵۳

نابالغ بچوں کے حوالے سے چند باتیں ۵۳

نابالغ بچوں کے مال کا رکھوالا کون؟ ۵۴

نابالغ بچوں کا خرچہ کون فراہم کرے گا؟ ۵۵

نابالغ بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کا ذمے دار کون؟ ۵۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلا باب

میراث

سوال : **میراث** کسے کہتے ہیں ؟

جواب : انسان کے مرتے ہی اُس کی **مالکیت** بھی ختم ہوجاتی ہے۔

اور

اُس کا مال دوسروں کو مل جاتا ہے

خلاصہ: • جو مال مرنے والے نے چھوڑا وہ **میراث** یا **ترکہ** کہلاتا ہے۔

• جنہیں یہ مال ملتا ہے اُن کو **وارث** کہا جاتا ہے۔

میراث کی تقسیم سے پہلے توجہ کریں

Step 1 یا پہلا مرحلہ — **قرضوں** اور مالی واجبات کی ادائیگی

Step 2 یا دوسرا مرحلہ — **⅓ وصیت** کا نفاذ

Step 3 یا تیسرا مرحلہ — **بڑے بیٹے** کا مخصوص حصہ

Step 4 یا چوتھا مرحلہ — اب ورثا میں میراث تقسیم کریں

Step 1: قرضوں اور مالی واجبات کی ادائیگی

ورثا میں میراث کو تقسیم کرنے سے پہلے مرنے والے کے قرضے اور مالی واجبات ادا کئے جائیں گے۔

قرضوں کی اقسام:

(الف) عام قرضے اور مالی ذمے داریاں:

مثلاً کسی سے ادھار لیا تھا یا دیت واجب الادا تھی اور چکانے سے پہلے انتقال ہوگیا۔

(ب) دینی قرضے اور مالی ذمے داریاں:

مثلاً i) خمس ii) زکات iii) واجب حج

توجہ: i)

- واجب **کفن** کا خرچہ
- غسل کا **پانی**
- غسل خانے کا **کرایہ**
- **قبر** کا خرچہ
- **تابوت** کا خرچہ
- قبرستان تک میت کو لے جانے کا خرچہ

- ان میں صرف **واجب** خرچ میت کی میراث سے نکالے جا سکتے ہیں۔
- سعادت مند اولاد یا کوئی اور اگر انھیں ادا کردے تو میراث سے نہیں نکالا جائے گا۔
- **بیوی** کے انتقال پر یہ سب خرچے اُس کے شوہر کے ذمے ہیں۔

(ii

- فاتحہ
- قرآنی خوانی
- ختم
- مجلس
- نذر، نیاز

- یہ سب اہم کارِ ثواب ہیں۔
- ورثا اس کا اہتمام کریں۔
- میراث سے ان خرچوں کو نہیں نکالا جاسکتا۔

Case: مرنے والے نے اپنی زندگی میں **بیوی کا واجب خرچہ یا مہر** ادا نہیں کیا۔

سوال: کیا اسے بھی قرضہ مانا جائے گا؟

جواب: جی ہاں! یہ بھی قرضے میں شامل ہے۔

Case: **ماں باپ یا کسی اور** رشتے دار کا واجب خرچہ ادا نہیں کیا۔

سوال: کیا اسے بھی قرضہ مانا جائے گا؟

جواب: جی نہیں! یہ قرضے میں شامل نہیں ہے۔

قرضوں کی ادائیگی میں ترجیح

Case: رقم کم ہے قرضے زیادہ ہیں

سوال: قرضوں میں **کس قرضے کو پہلے** ادا کیا جائے گا؟

جواب: میت کے ترکے میں سے قرضہ اس ترتیب سے ادا کیا جائے گا:

(۱) سب سے پہلے وہ قرضے ادا کئے جائیں گے جن کا **تعلق اسی ترکے سے** ہے مثلاً وہ خمس یا زکات جو اسی ترکے میں سے واجب الادا ہے۔

(۲) **تجہیز میت** (کفن، دفن، بیری، کافور، قبر کی زمین کا خرچہ وغیرہ)

نوٹ : بیان ہو چکا کہ **بیوی** کے انتقال پر یہ سب خرچے اُس کے **شوہر کے ذمے** ہے۔ لہٰذا اُس عورت کے مال سے اُسے نہیں نکالا جائے گا۔

(۳) اب واجب الادا **Loan**، پرانا خمس، زکوۃ، دیت اور ممکن ہو تو حج کا خرچہ نکالا جائے۔ اِن میں کوئی ترتیب نہیں سب کی حیثیت یکساں ہے۔

Case: **لوگوں کا قرض ادا کرنے کے لئے مال نہیں ہے۔**

سوال: اب قرضہ **کس سے وصول** کیا جائے گا؟ کیا رشتے داروں کی کوئی ذمے داری ہے؟

جواب: رشتے داروں سمیت **کوئی بھی ذمے دار نہیں** ہے۔ اب اِس کا فیصلہ قیامت کے میدان میں ہوگا۔ ہاں! اگر کوئی ثواب کی خاطر اِس بوجھ کو خود سے ادا کرنا چاہے تو اچھی بات ہے۔

توجہ: وہ مالی ذمے داریاں جو **کفارے**، **نذر (منت)**، قسم اور عہد سے تعلق رکھتی ہیں انھیں ترکے سے نہیں نکالا جائے گا۔

Step 2: ⅓ وصیت کا نفاذ

- مرنے سے پہلے **ایک حد** میں رہتے ہوئے مال کی تقسیم کے

بارے میں وصیت کی جاسکتی ہے۔

سوال: وہ حد کیا ہے؟

جواب: ⅓ حصہ جسے چاہے وصیت کے ذریعے دے سکتا ہے۔

مثلاً i) کسی رشتے دار یا دوست کو

ii) کسی مسجد، امام باڑے یا مدرسے کو

iii) کسی اور خیراتی ادارے کو

iv) اپنے ہی ایصالِ ثواب کے لیے مجلس کے انعقاد کی خاطر

Step 3: بڑے بیٹے کا مخصوص حصہ

- باپ کے انتقال کر جانے پر بڑا بیٹا باپ کی اِن چیزوں کا تنہا وارث ہوگا:

(i) **قرآن** (ii) **انگوٹھی** (iii) **تلوار**

توجہ: • **ایک سے زیادہ** قرآن، انگوٹھیاں یا تلواریں ہونے کی صورت میں بڑا بیٹا دیگر وارثوں سے **مصالحت** کرے۔

- تلوار کے علاوہ دوسرا کوئی **اسلحہ** مثلاً **بندوق** وغیرہ ہونے کی صورت میں بڑا بیٹا دیگر وارثوں سے **مصالحت** کرے۔
- وارثوں کے راضی نہ ہونے کی صورت میں کسی مجتہد سے رجوع کیا جائے گا۔

(iv) اس کے سارے **لباس**، **Belts**، **جوتے اور جرابیں (Socks)**

نوٹ: • مرتے وقت جو بڑا بیٹا ہے وہ یہ مخصوص حصہ پائے گا۔

Step 4 : باقی میراث کی تقسیم

- قرض ادا ہو چکا ، 1/3 وصیت پر عمل ہو گیا اور بڑے بیٹے کو اُس کا مخصوص حصہ بھی دے دیا گیا۔
- اب باقی میراث تقسیم کی جائے گی۔

وارث کون ہے؟

(۱) شریک حیات (بیوی/شوہر)	(۲) خونی رشتے دار
• دائمی نکاح (Permenant Marriage) کی صورت میں یہ ایک دوسرے کے مرنے پر میراث میں سے حصہ پائیں گے • اگر وقتِ نکاح شرط نہ کی گئی ہو تو متعہ (Temporary Marriage) کی صورت میں میاں بیوی حصہ دار نہیں ہوں گے۔ شرط کی صورت میں بھی یہ مسئلہ فقہاء کے درمیان اختلافی ہے۔ کسی کا مسئلہ ہو تو علماء سے رجوع کریں۔ • طلاق رجعی کے عدے کے دوران بیوی / شوہر کا انتقال ہونے پر یہ ایک دوسرے کے وارث قرار پائیں گے۔	• بیوی / شوہر کا مخصوص حصہ دینے کے بعد میراث خونی رشتے داروں میں تقسیم کی جائے گی۔ ان کے تین طبقے (Degree) ہیں جن کی وضاحت آگے آ رہی ہے • دوسرے طبقے کی باری اُسی وقت آئے گی جب پہلے طبقے میں سے کوئی فرد موجود نہ ہو۔ • اسی طرح تیسرے طبقے کی باری اُسی وقت آئے گی جب دوسرے طبقے میں سے کوئی فرد موجود نہ ہو۔

پہلا طبقہ (First Degree)

ماں باپ

اور

بچے: ← **توجہ:**

- اگر **تمام** بچوں کا انتقال مرنے والے کی زندگی میں ہی ہوگیا ہوتو **پوتے ، پوتیاں ، نواسے ، نواسیاں** اُن کی جگہ پہلے طبقے میں مانے جائیں گے۔
- یہ اپنے ماں باپ کی جگہ پر حصہ پائیں گے لہٰذا ان کا **وہی حصہ ہوگا** جو اُن کے **ماں باپ کے زندہ ہونے کی صورت میں خود اُن کو ملتا۔**
- تقسیم کے وقت اتنا خیال رہے کہ **پوتے کا حصہ پوتی کے مقابلے میں** اسی طرح **نواسے کا حصہ نواسی کے مقابلے میں** دگنا ہوگا۔

نوٹ:

- اگر پہلے طبقے میں کوئی ایک فرد بھی زندہ ہے تو دوسرے طبقے کی باری نہیں آئے گی۔
- اگر خدانخواستہ پہلے طبقے میں کوئی ایک فرد بھی زندہ نہیں ہے تو دوسرے طبقے کو میراث ملے گی۔

دوسرا طبقہ (Second Degree)

دادا، دادی، نانا، نانی

اور

بھائی، بہن ← توجہ: • اگر تمام بھائی بہنوں کا انتقال مرنے والے کی زندگی میں ہوگیا ہوتو **بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے، بھانجیاں** اُن کی جگہ دوسرے طبقے میں مانے جائیں گے۔

• یہ اپنے ماں باپ کی جگہ پر حصہ پائیں گے لہٰذا ان کا **وہی حصہ ہوگا** جو اُن کے **ماں باپ کے زندہ ہونے کی صورت میں خود اُن کو ملتا۔**

• ان میں آپس میں تقسیم کے فارمولے کی تفصیل ہے۔ جاننے کے لیے علماء سے رجوع کریں۔

نوٹ: • اگر دوسرے طبقے میں کوئی ایک فرد بھی زندہ ہے تو تیسرے طبقے کی باری نہیں آئے گی۔

• اگر خدانخواستہ دوسرے طبقے میں کوئی ایک فرد بھی زندہ نہیں ہے تو تیسرے طبقے کو میراث ملے گی۔

تیسرا طبقہ (Third Degree)

چچا ، پھوپھی

اور

ماموں ، خالہ

- اگر **تمام** چچا ، پھوپھیوں ، ماموں اور خالاؤں کا انتقال مرنے والے کی زندگی میں ہوگیا ہوتو **اُن کے بیٹے بیٹیاں** اُن کی جگہ تیسرے طبقے میں مانے جائیں گے۔
- یہ اپنے ماں باپ کی جگہ پر حصہ پائیں گے لہٰذا ان کا **وہی حصہ ہوگا** جو اُن کے **ماں باپ کے زندہ ہونے کی صورت میں خود اُن کو ملتا۔**
- ان میں آپس میں تقسیم کے فارمولے کی تفصیل ہے۔ جاننے کے لیے علماء سے رجوع کریں۔

نوٹ : • اگر تیسرے طبقے میں کوئی ایک فرد بھی زندہ ہے تو میراث کی تقسیم کا مسئلہ حل ہوجائے گا۔

- اگر خدانخواستہ تیسرے طبقے کا کوئی ایک فرد بھی زندہ نہیں ہے تو پھر اس سلسلے میں کسی **مجتہد** یا اُن کے وکیل سے رجوع کیا جائے۔

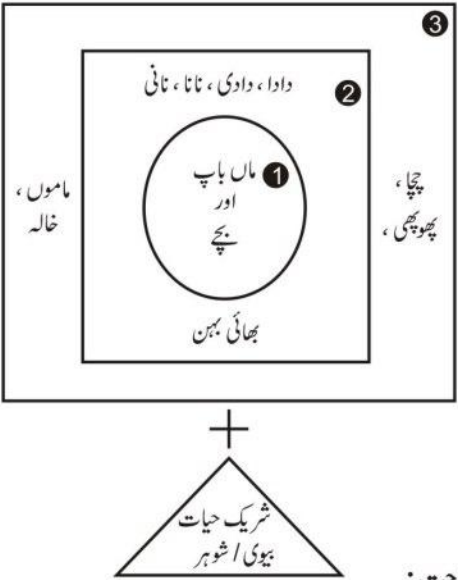

وضاحت :

- اوپر ڈائی گرام میں دائرے کے ذریعے پہلے گروہ کو سمجھایا گیا ہے جس کے ہوتے ہوئے دوسرے اور تیسرے گروہ کی باری نہیں آئے گی۔
- اسی طرح پہلے مربع میں دوسرے گروہ کو اور اگلے مربع میں تیسرے گروہ کو سمجھایا گیا ہے۔
- بیوی اور شوہر اپنا مخصوص حصہ پائیں گے اور کوئی بھی گروہ ہو اُس کے ساتھ شریک رہیں گے۔

اہم نوٹ

اگر وارث :

(i) **کافر** ہے

یا

(ii) اس نے ، جس کا وہ وارث ہے، اسے **قتل** کیا ہے

یا

(iii) **غلام** ہے

یا

(iv) **زنا** کے نتیجے میں پیدا ہونے والا **بچہ** ہے

یا

(v) **زنا** کے نتیجے میں پیدا ہونے والے **بچے کا باپ** ہے

یا

(vi) ایسا بچہ ہے جو **شرعاً باپ** سے **منسوب** نہ ہو۔

- ان صورتوں میں وارث میراث سے محروم ہوجائے گا مگر اس کی تفصیل ہے۔
- خدا نہ کرے اگر یہ کسی کا مسئلہ ہے تو تفصیل جاننے کے لیے علماء سے رجوع کریں۔

خلاصہ:

قرض کی ادائیگی

اور

1/3 **وصیت** کے نفاذ

اور

بڑے **بیٹے** کو مخصوص

حصہ دینے کے بعد

- زندہ ہونے کی صورت میں شریک حیات (**بیوی / شوہر**) کو مخصوص حصہ دے دیا جائے گا۔

پھر باقی ساری میراث:

- **پہلے طبقے** کو
- وہ نہ ہوتو **دوسرے طبقے** کو
- وہ نہ ہوتو **تیسرے طبقے** کو دی جائے گی۔

کس کا کتنا حصہ ہے؟

نوٹ: عام طور پر پہلے طبقے میں سے کوئی نہ کوئی وارث موجود ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم یہاں پر **میاں بیوی کے ساتھ پہلے طبقے کے بھی فقط پیش آنے والے Cases** تک محدود رہیں گے۔ دوسرے یا تیسرے طبقے کی نوبت آنے پر علمائے کرام سے رجوع کریں۔

سوال: **کس کا کتنا حصہ ہے؟**

جواب: • آگے آپ کے شریک حیات (میاں/ بیوی) اور دوسرے ورثا کے حصوں کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

میراث میں میاں اور بیوی کا حصہ

یہ پہلے گزر چکا ہے کہ **دائمی نکاح** (Permenant Marriage) کی صورت میں شوہر اور بیوی ایک دوسرے سے میراث پاتے ہیں۔

Case 1 : بیوی کا انتقال ہوگیا

اور

بیوی کے موجودہ یا سابقہ کسی شوہر سے کوئی بچے نہیں ہیں

شوہر کا حصہ	باقی ورثا کا حصہ
(50%) ½	(50%) ½

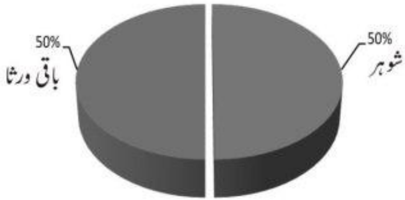

Case 2: بیوی کا انتقال ہوگیا

اور

بیوی کے موجودہ یا سابقہ کسی شوہر سے بچے ہیں

شوہر کا حصہ	باقی ورثا کا حصہ
(25%)¼	(75%)¾

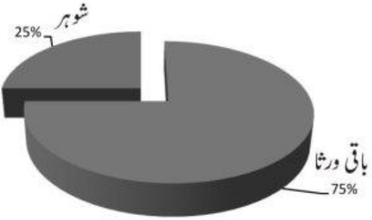

نوٹ: بیوی کے مرنے پر شوہر کو سارے مال میں سے اُس کا مخصوص حصہ دیا جائے گا۔

Case 3 : شوہر کا انتقال ہوگیا

اور شوہر کے کسی بھی بیوی سے کوئی بچے نہیں ہیں

باقی ورثا کا حصہ	بیوی کا حصہ
(75%) 3/4	(25%) 1/4

Case 4 : شوہر کا انتقال ہوگیا

اور شوہر کے کسی بھی بیوی سے بچے ہیں

باقی ورثا کا حصہ	بیوی کا حصہ
(87.5%) 7/8	(12.5%) 1/8

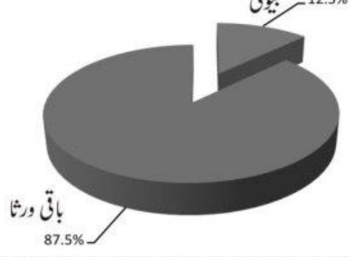

نوٹ: شوہر کے مرنے پر بیوی کو:

- **زمین** میں سے حصہ نہیں ملے گا۔
- **زمین کی قیمت** میں سے بھی حصہ نہیں ملے گا۔

توجہ: ✓ یعنی حصہ ملے گا × حصہ نہیں ملے گا۔

زمین پر موجود	حصہ	قیمت میں حصہ
عمارت	×	✓
درخت	×	✓
درخت پر موجود **پھل**	✓	------
زراعت / فصل (Crops)	✓	------
نہر میں موجود پانی	✓	------
کنویں میں موجود پانی	✓	------

نوٹ: • **نہر کا پانی بہنے کی جگہ** زمین کا حکم رکھتی ہے جبکہ لگائی گئی **اینٹیں** وغیرہ عمارت کے حکم میں شامل ہیں۔ یہی **کنویں** وغیرہ کا مسئلہ بنے گا۔

- **باقی تمام مال** میں سے بیوی کو اُس کا مخصوص حصہ ملے گا۔

- ایک سے **زیادہ بیویاں** ہونے کی صورت میں مخصوص حصے کو تمام بیویوں میں **برابر** تقسیم کردیا جائے گا۔

بیوی کے حصے کے بارے میں چند اور باتیں

بیوی کا حصہ ....(i)

- مرحوم شوہر کی اولاد
  - نہ ہونے کی صورت میں 1/4
  - ہونے کی صورت میں 1/8

- **اس کمی کی مصلحت** یہ ہوسکتی ہے کہ:

(i) اللہ کی طرف سے **بیوہ کو پوری آزادی** ہے کہ وہ **دوسری شادی** کرسکتی ہے بلکہ اللہ اسے پسند کرتا ہے کہ بیوہ کی شادی ہوجائے۔ اس صورت میں اس کا خرچہ اس کے نئے **شوہر کے ذمے** ہوگا۔

(ii) دوسری شادی نہ کرنے کی صورت میں بھی **اولاد اپنی ماں کی دیکھ بھال** کی ذمے دار ہوگی۔

- بہرحال یہاں پر بھی 1/3 حصے میں سے **وصیت** کی گنجائش موجود ہے۔

- مرحوم شوہر 1/3 حصے میں سے اپنی بیوی کے لیے وصیت کرکے اسے **مزید مال کا حقدار** بنا سکتا ہے۔

بیوی کا حصہ ....(ii)

Case: مرحوم کا انتقال ہوگیا اور انھوں نے **زمین** اور اس پر موجود گھر میراث میں چھوڑا ہے۔

سوال: کیا زمین میں بیوی کا حصہ ہے؟

جواب: جی نہیں۔ البتہ گھر کی قیمت میں بیوی کا حصہ ہے۔

ایک عملی مشکل (Practical Problem) :

- گھر کو تقسیم کرنا عام طور پر مشکل ہے لہٰذا **بیچ کر اُس کی قیمت** تقسیم کرنے کی نوبت آتی ہے۔
- زمین کے بغیر پہلے سے تعمیر شدہ گھر کی **قیمت کا اندازہ لگانا** بھی **آسان نہیں** ہے۔

حل کے لیے ایک تجویز

- اپنی زندگی ہی میں دیگر ورثا **(مثلاً ماں، باپ اور اولاد)** سے اجازت لے کر اپنا **پورا گھر یا گھر کا ایک حصہ بیوی کے نام** وصیت میں لکھ دیں۔
- اگر وہ اجازت دے دیں تو مرحوم کی **زندگی** میں یا **انتقال کے بعد** وہ اس سے پلٹ نہیں سکتے اور پھر اتنے حصے میں اُن کا حق نہیں مانا جائے گا۔

پہلے گروہ کی میراث

- آگے پہلے **اجمالی خاکہ** (Brief Sketch) پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ ہم کن **Cases** پر بات کر رہے ہیں۔
- اس کے بعد انہی **Cases** کو **تفصیل** سے **Discuss** کریں گے اور ورثا کے حصوں کی وضاحت بھی کی جائے گی۔

نوٹ 1: کچھ Cases میں آپ دیکھیں گے کہ **شرائط** کے ساتھ **بھائی بہن** کے ہونے کی صورت میں بعض وارثوں کا حصہ **کم یا زیادہ** ہوجائے گا لیکن خود **بھائی بہن کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔** اصطلاح میں انہیں ''**حاجب**'' کہتے ہیں۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

نوٹ 2: کچھ دیر کے لیے ہی سہی **حمل** کے **زندہ** پیدا ہونے کی صورت میں اُسے اولاد میں شمار کیا جائے گا اور وہ اپنا حصہ میراث سے پائے گا۔

نوٹ 3: کسی بچے کو **گود لینا** اور اُس کی پرورش کا ذمہ اٹھانا نیک کام ہے لیکن ایسے بچے کو میراث میں سے **حصہ نہیں** ملے گا۔

اجمالی خاکہ

(Brief Sketch)

(۱) میت کے ماں باپ زندہ ہیں
- اولاد ہے۔
- اولاد نہیں ہے۔

(۲) میت کے ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے۔
- اولاد ہے۔
- اولاد نہیں ہے۔

(۳) میت کے ماں باپ مر چکے ہیں
- اولاد ہے۔
- اولاد نہیں ہے۔

نوٹ : شوہر یا بیوی کے ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں جو حصے ورثا کے بنیں گے اُن کی وضاحت آگے کی جا رہی ہے۔

تفصیلی بحث اور حصوں کی وضاحت

(ا) میت کے ماں باپ زندہ ہیں

اور

(الف) میت کی اولاد ہے

(i) ایک بیٹا ہے

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	3/12 (25%)	----------	----------
بیوی	----------	3/24 (12.5%)	----------
باپ	2/12 (16.66%)	4/24 (16.66%)	1/6 (16.66%)
ماں	2/12 (16.66%)	4/24 (16.66%)	1/6 (16.66%)
بیٹا	5/12 (41.66%)	13/24 (54.16%)	4/6 (66.66%)

(ii) ایک سے زیادہ بیٹے ہیں

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%)3/12	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 3/24	----------
باپ	(16.66%) 2/12	(16.66%) 4/24	(16.66%) 1/6
ماں	(16.66%) 2/12	(16.66%) 4/24	(16.66%) 1/6
بیٹے	(41.66%) 5/12	(54.16%)13/24	(66.66%) 4/6 (یہ مقدار تمام بیٹوں میں برابر برابر تقسیم ہوگی)

(iii) **ایک بیٹی** ہے اور "**حاجب**" موجود ہے

سوال: **حاجب** سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف) اگر **ایک باپ** سے کم از کم:

دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں

(ب) میت کے **بھائی بہن مسلمان** ہیں۔

(ج) یہ بھائی بہن زندہ دنیا میں موجود ہیں۔ **حمل** کی صورت میں بھی شمار نہیں کیا جائے گا۔

اِن شرائط کے پورے ہونے پر ایسے بھائی بہن کو حاجب کہتے ہیں۔ انھیں کوئی حصہ **نہیں ملے گا** لیکن اس Case میں:

امام خمینیؒ کے نزدیک یہ چند دوسرے رشتے داروں کے حصے میں **کمی بیشی کا سبب** بنیں گے۔

آیت اللہ خوئی ، آیت اللہ وحید خراسانی ، آیت اللہ اسحاق فیاض اور **آیت اللہ سعید حکیم** کے نزدیک اس Case میں حاجب کے ہونے یا نہ ہونے سے **کوئی فرق نہیں پڑے گا** یعنی حاجب کے ہوتے ہوئے بھی ورثا کا وہی حصہ رہے گا جو نہ ہونے کی صورت میں اگلے Case میں بیان کیا جائے گا۔

آیت اللہ سیستانیؒ کا تفصیلی مسئلہ تھوڑا آگے بیان کیا جائے گا۔

امام خمینی کے نزدیک حصے:

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%) 3/12	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 12/96	----------
باپ	(16.66%) 2/12	(17.708%) 17/96	(20.83%) 5/24
ماں	(16.66%) 2/12	(16.66%) 16/96	(16.66%) 4/24
بیٹی	(41.66%) 5/12	(53.125%) 51/96	(62.5%) 15/24

آیت اللہ سیستانی:

- ماں کا حصہ 16.66% یا 20% ، باپ کا حصہ 20.83% یا 20% اور بیٹی کا حصہ 60% یا 62.5% ہے۔
- لہٰذا ممکن ہے کہ بیٹی کو 2.51% ، باپ کو 0.83% اور ماں کو 3.34% زیادہ مل جائے۔ اس درمیان کے فرق کو حلال کرنے کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ باپ اور بیٹی ماں کے ساتھ **مصالحت** کریں یا فالاعلم (دوسرے بڑے مجتہد) کی طرف رجوع کریں۔

(iv) **ایک بیٹی** ہے اور ''**حاجب**'' موجود نہیں ہے

حصے (تینوں فقہاء کے نزدیک):

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%) 3/12	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 15/120	----------
باپ	(16.66%) 2/12	(17.5%) 21/120	(20%) 1/5
ماں	(16.66%) 2/12	(17.5%) 21/120	(20%) 1/5
بیٹی	(41.66%) 5/12	(52.5%) 63/120	(60%) 3/5

(v) ایک سے زیادہ بیٹیاں ہیں

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	3/12 (25%)	----------	----------
بیوی	----------	3/24 (12.5%)	----------
باپ	2/12 (16.66%)	4/24 (16.66%)	1/6 (16.66%)
ماں	2/12 (16.66%)	4/24 (16.66%)	1/6 (16.66%)
بیٹیاں	5/12 (41.66%)	13/24 (54.16%)	4/6 (66.66%) (یہ مقدار تمام بیٹیوں میں برابر برابر تقسیم ہوگی)

(vi) **بیٹے بیٹیاں دونوں** ہونے کی صورت میں

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%)3/12	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 3/24	----------
باپ	(16.66%) 2/12	(16.66%) 4/24	(16.66%) 1/6
ماں	(16.66%) 2/12	(16.66%) 4/24	(16.66%) 1/6
اولاد	(41.66%) 5/12	(54.16%)13/24	(66.66%) 4/6 (اس مقدار کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ بیٹوں کا حصہ بیٹیوں کے مقابلے میں دگنا ہوگا)

(ا) میت کے ماں باپ زندہ ہیں

اور

(ب) میت کی اولاد نہیں ہے۔

(i) ''حاجب'' نہ ہونے کی صورت میں

حصے (تینوں فقہاء کے نزدیک):

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(50%) 3/6	----------	----------
بیوی	----------	(25%) 3/12	----------
باپ	(16.66%) 1/6	(41.66%) 5/12	(66.66%) 2/3
ماں	(33.33%) 2/6	(33.33%) 4/12	(33.33%) 1/3

(ii) ''حاجب'' ہونے کی صورت میں

حصے (تینوں فقہاء کے نزدیک):

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(50%) 3/6	----------	----------
بیوی	----------	(25%) 3/12	----------
باپ	(33.33%) 2/6	(58.33%) 7/12	(83.33%) 5/6
ماں	(16.66%) 1/6	(16.66%) 2/12	(16.66%) 1/6

یاد دہانی:

- اگر تمام بچوں کا انتقال مرنے والے کی زندگی میں ہی ہوگیا ہوتو پوتے ، پوتیاں ، نواسے ، نواسیاں اُن کی جگہ پہلے طبقے میں مانے جائیں گے۔
- یہ اپنے ماں باپ کی جگہ پر حصہ پائیں گے لہٰذا ان کا وہی حصہ ہوگا جو اُن کے ماں باپ کے زندہ ہونے کی صورت میں خود اُن کو ملتا۔
- تقسیم کے وقت اتنا خیال رہے کہ پوتے کا حصہ پوتی کے مقابلے میں اسی طرح نواسے کا حصہ نواسی کے مقابلے میں دگنا ہوگا۔

(۲) میت کے ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے

اور

(الف) میت کی اولاد ہے

(i) ایک بیٹا ہے

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%) 3/12	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 3/24	----------
باپ یا ماں	(16.66%) 2/12	(16.66%) 4/24	(16.66%) 1/6
بیٹا	(58.33%) 7/12	(70.83%) 17/24	(83.33%) 5/6

(ii) ایک سے زیادہ بیٹے ہیں

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%) 3/12	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 3/24	----------
باپ یا ماں	(16.66%) 2/12	(16.66%) 4/24	(16.66%) 1/6
بیٹے	(58.33%) 7/12	(70.83%) 17/24	(83.33%) 5/6 (یہ مقدار تمام بیٹوں میں برابر برابر تقسیم ہوگی)

(iii) ایک بیٹی ہے

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%)4/16	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 4/32	----------
باپ یا ماں	(18.75%) 3/16	(21.875%)7/32	(25%) 1/4
بیٹی	(56.25%) 9/16	(65.62%)21/32	(75%) 3/4

(iv) ایک سے زیادہ بیٹیاں ہیں

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%) 3/12	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 5/40	----------
باپ یا ماں	(16.66%) 2/12	(17.5%) 7/40	(20%) 1/5
بیٹیاں	(58.33%) 7/12	(70%) 28/40	(80%) 4/5 (یہ مقدار تمام بیٹیوں میں برابر برابر تقسیم ہوگی)

(۷) بیٹی بیٹے دونوں ہونے کی صورت میں

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%)3/12	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 3/24	----------
باپ یا ماں	(16.66%) 2/12	(16.66%) 4/24	(16.66%) 1/6
اولاد	(58.33%) 7/12	(70.83%)17/24	(83.33%) 5/6 (اس مقدار کو اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ بیٹوں کا حصہ بیٹیوں کے مقابلے میں دگنا ہوگا)

(۲) میت کے ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے
اور
(ب) میت کی اولاد نہیں ہے۔

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	1/2 (50%)	----------	----------
بیوی	----------	1/4 (25%)	----------
باپ یا ماں	1/2 (50%)	3/4 (75%)	سب کچھ (100%)

یاد دہانی:

- اگر تمام بچوں کا انتقال مرنے والے کی زندگی میں ہی ہوگیا ہو تو **پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں** اُن کی جگہ پہلے طبقے میں مانے جائیں گے۔
- یہ اپنے ماں باپ کی جگہ پر حصہ پائیں گے لہٰذا ان کا **وہی حصہ ہوگا** جو اُن کے **ماں باپ** کے زندہ ہونے کی صورت میں **خود اُن کو ملتا۔**
- تقسیم کے وقت اتنا خیال رہے کہ **پوتے کا حصہ پوتی کے مقابلے** میں اسی طرح **نواسے کا حصہ نواسی کے مقابلے** میں دگنا ہوگا۔

(۳) میت کے ماں باپ میں سے کوئی زندہ نہیں ہے

اور

(الف) میت کی اولاد ہے

(i) ایک بیٹا یا ایک بیٹی ہے

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%) 1/4	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 1/8	----------
ایک بیٹا یا ایک بیٹی	(75%) 3/4	(87.5%) 7/8	سب کچھ (100%)

(ii) ایک سے زیادہ بیٹے ہیں

یا

ایک سے زیادہ بیٹیاں ہیں

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%) 1/4	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 1/8	----------
بیٹے یا بیٹیاں	(75%) 3/4	(87.5%) 7/8	سب کچھ (100%)

(iii) بیٹے اور بیٹیاں دونوں ہیں

	شوہر بھی وارث ہے	بیوی بھی وارث ہے	بیوی اور شوہر وارث نہیں ہیں
شوہر	(25%) 1/4	----------	----------
بیوی	----------	(12.5%) 1/8	----------
بیٹے اور بیٹیاں	(75%) 3/4	(87.5%) 7/8	سب کچھ (100%) (اس مقدار کو اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ بیٹوں کا حصہ بیٹیوں کے مقابلے میں دگنا ہوگا)

(۳) میت کے ماں باپ میں سے کوئی زندہ نہیں ہے

اور

(ب) میت کی اولاد بھی نہیں ہے۔

اب دوسرے گروہ کی باری آئے گی۔ جس پر اس کتابچے میں بحث نہیں کی جا رہی۔ کسی کا مسئلہ ہو تو علمائے کرام سے رابطہ کریں۔

یاد دہانی:

- اگر تمام بچوں کا انتقال مرنے والے کی زندگی میں ہی ہوگیا ہو تو پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں اُن کی جگہ پہلے طبقے میں مانے جائیں گے۔
- یہ اپنے ماں باپ کی جگہ پر حصہ پائیں گے لہٰذا ان کا وہی حصہ ہوگا جو اُن کے ماں باپ کے زندہ ہونے کی صورت میں خود اُن کو ملتا۔
- تقسیم کے وقت اتنا خیال رہے کہ پوتے کا حصہ پوتی کے مقابلے میں اسی طرح نواسے کا حصہ نواسی کے مقابلے میں دگنا ہوگا۔

بیٹی کا حصہ آدھا کیوں ؟

سوال : بیٹی کا حصہ بیٹے کے مقابلے میں آدھا کیوں ؟

جواب : ● حکمِ الٰہی کی مصلحت تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

لیکن

● غور کرنے سے اتنا تو سمجھ میں آتا ہے کہ اس کا کوئی تعلق محض **جنس یا Sex سے نہیں** ہے۔

وضاحت :

میراث ہی کے مختلف ایسے Cases ہیں جن میں **خاتون کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا کہ مرد کا** بلکہ بعض Cases میں تو **خاتون ہی کو مکمل میراث مل جاتی ہے** اور مرد رشتے داروں کو کچھ نہیں ملتا۔

مثال :

(۱) اگر پہلے طبقے میں **صرف بیٹی** زندہ ہے تو مرنے والے کے دادا، چچا وغیرہ کو میراث میں سے کچھ نہیں ملے گا۔

(۲) کئی Cases میں **ماں کا حصہ اتنا ہی ہے جتنا کہ باپ کا** یعنی $1/6$ حصہ۔

ایک مصلحت

- بیٹے کا حصہ بیٹی کے مقابلے میں دگنا رکھنے کی ایک مصلحت **معاشی ذمے داریاں** ہیں۔ جس کا تذکرہ بعض احادیث میں بھی آیا ہے۔
- جس پر شریعت نے معاشی ذمے داریوں کا بوجھ ڈالا ہے اسے میراث میں سے زیادہ حصہ دیا گیا ہے۔
- وضاحت کے لیے اس **Diagram** پر غور کریں۔

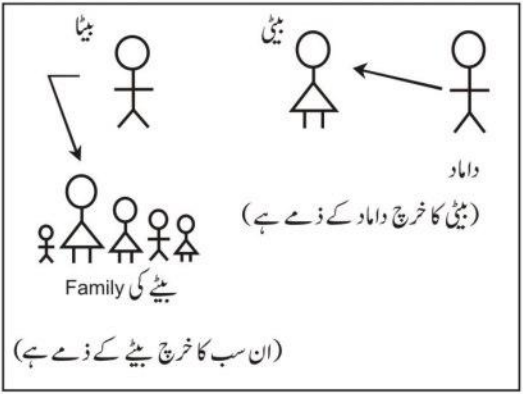

توجہ: اسلام نے **عام طور پر** عورت کا خرچ اُس کے اپنے ذمے پر نہیں رکھا۔

مثال: **بیوی** کا خرچ **شوہر** کے ذمے ہے۔
عام طور پر **بیٹی** کا خرچ **باپ** کے ذمے ہے۔
عام طور پر **ماں** کا خرچ **اولاد** کے ذمے ہے۔

سوال: اگر **داماد غریب** ہو اور بیٹی اتنے آرام میں نہ ہو تو ؟

جواب:
- **1/3 حصے** کے بارے میں **وصیت** کی اجازت اسی لیے دی گئی ہے کہ جسے آپ مناسب سمجھیں اضافی حصہ دے دیں۔
- اگر آپ سمجھتے ہیں کہ **بیٹی کو زیادہ مدد** (Extra Help) کی ضرورت ہے تو 1/3 حصے کو اس کے لیے مخصوص کر سکتے ہیں۔
- اسی طرح **باقی ورثا** کو **راضی** کر کے **بیٹی کا حصہ بڑھانے** کا امکان بھی موجود ہے جس پر بیوی کے حصے میں گفتگو کی جا چکی ہے۔

دوسرا باب

وصیت

سوال ۱: وصیت کیا ہے؟

جواب: وصیت یہ ہے کہ انسان اپنی **زندگی میں** اپنے **مرنے کے بعد:**

(۱) اپنے لیے **کسی کام** کے انجام دینے کی سفارش کرے

یا

(۲) اپنے **مال** کے ایک حصے کو کسی کے لیے مخصوص کر دے

یا

(۳) اپنے **نابالغ بچوں** کے لیے کسی کو **سرپرست** مقرر کرے۔

سوال ۲: وصیت **کیسے** کی جاتی ہے؟

جواب: (۱) **بول** کر یا

(۲) **لکھ** کر (جو سب سے بہتر ہے) یا

(۳) **اشاروں** سے۔ جس سے مرنے والے کی مراد سمجھ میں آسکے۔

سوال ۳: **وصی** کسے کہتے ہیں؟

جواب: جسے **وصیت پر عمل** کرنے کے لئے **مقرر** کیا جائے اسے وصی کہتے ہیں۔

وصیت نامے کا متن (Text)

سوال ۱: وصیت کرنا **واجب** ہے یا **مستحب**؟

جواب: ویسے تو مستحب ہے **مگر موت کی علامات** ظاہر ہونے کے بعد بعض صورتوں میں واجب ہو جاتی ہے۔

جن باتوں کی وصیت کر کے اپنی **ذمے داری کو پورا** کیا جا سکتا ہے اُن میں سے بعض کی تفصیل یہ ہے:

(۱) **قضا نمازیں** جو وہ خود نہیں پڑھ سکتا
(۲) **قضا روزے** جو وہ خود نہیں رکھ سکتا
} تا کہ بڑا بیٹا اور دیگر ورثاء بعد میں اس سلسلے میں کچھ اقدام کر سکیں۔

(۳) **زکوٰۃ**
(۴) **خمس**
(۵) **قرضہ**
اور دیگر مالی ذمے داریاں
} ان میں سے بھی جو وہ خود ادا کر سکتا ہے ادا کر دے۔ موت کے آثار ظاہر ہونے کے بعد اگر **وقت اتنا کم ہے کہ خود ادا نہیں کر سکتا تو** وصیت ضروری ہے تا کہ اس کے مال میں سے وصی ادا کر سکے۔

(۶) **حج**: اگر واجب ہوا تھا اور ادا نہیں کیا تو اس کے بارے میں بھی وصیت کرے۔

(۷) **بچوں کا سرپرست**: اگر بچے **نابالغ** ہوں یا ابھی **مال سنبھالنے کے قابل نہ** ہوئے ہوں تو مناسب ہے کہ

ان کے لیے کسی **امانت دار** شخص کو سرپرست مقرر کرے جو **بیوی** بھی ہوسکتی ہے۔

توجہ: سرپرست مقرر نہ کرنے کی صورت میں **نابالغ بچوں کے مال کو ہاتھ لگانے کے لئے بھی** بڑی **مشکلات** پیش آسکتی ہیں۔ اس معاملے میں کوتاہی نہ کریں۔

سوال ۲: مال **چھپایا** ہوا ہے اور شخص بستر مرگ پر ہے۔ اگر وصیت میں تذکرہ نہیں کرے گا تو یہ **مال ضائع** ہوجائے گا۔ کیا وصیت میں اس کا ذکر بھی واجب ہوگا ؟

جواب: جی ہاں ! اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ وہ مال **ضائع نہ ہونے پائے**۔ چاہے یہ مقصد **وصیت** سے حاصل کیا جائے یا **کسی اور طرح**۔

نوٹ 1: مال نہ ہونے کے باوجود اگر مرنے والے کو **امید** ہے کہ کوئی **ویسے ہی اُس کے مالی بوجھ کو ادا کردے گا** تو اُس کے بارے میں وصیت کرنا واجب ہوگا۔

نوٹ 2: جس **بیماری** میں مرنے والے کا **انتقال** ہوا ہو اُس بیماری کے دوران وہ کسی کو اگر کسی چیز کا مالک بنائے تو اُسے **1/3** وصیت میں شمار کیا جائے گا۔ یعنی اُس حالت میں وہ اِس سے زیادہ کسی کو **مالک نہیں بنا سکتا**۔

باقی مال کے بارے میں وصیت

سوال ۱: لازمی وصیت میں وہ عنوانات بھی ہیں جن میں مال خرچ ہوگا۔ اس کے بعد جو **مال بچ جائے** ، کیا اس کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہے؟

جواب: باقی مال کے 1/3 **حصے** کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہے۔
مثال : اگر 3 **لاکھ** روپے بچے ہیں تو **ایک لاکھ** کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہے۔

سوال ۲: اور باقی 2/3 کا کیا ہوگا ؟

جواب: **شریعت کے مقررہ طریقے** کے مطابق وارثوں میں تقسیم کردیا جائے گا۔

سوال ۳: اگر مرنے والے نے 1/3 سے زیادہ کے بارے میں وصیت کردی تو کیا ہوگا ؟

جواب: 1/3 پر عمل ہوگا باقی کالعدم قرار پائے گی۔

سوال ۴: اگر وارث **راضی** ہوں تو ؟

جواب: اگر **بالغ وارث** اپنے حصے میں سے دینا چاہیں تو شرعاً کوئی حرج نہیں۔

سوال ۵: اگر مرنے والے نے 1/3 حصے کے بارے میں **کوئی وصیت نہ کی** ہو تو ؟

جواب: سارا مال شریعت کے مقررہ طریقے کے مطابق وارثوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

سوال ٦: مرنے والا اپنے ترکہ میں سے **اجرت** پر اپنی **قضا نماز** پڑھوانے یا **روزے** رکھوانے کی وصیت کرسکتا ہے؟

جواب: ⅓ مال میں سے اس کے لیے بھی وصیت کی جاسکتی ہے۔

وصی / Executor کون؟

- **میراث** کی تقسیم کے لئے وصی کو **مقرر کرنا** بہت اہم ہے۔
- وصی ہونے کی صورت میں میراث **وصی ہی** تقسیم کرسکتا ہے۔
  وصی کے مقرر نہ کرنے کی صورت میں صرف **حاکم شرع** کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ میراث تقسیم کرے۔
- وصی کے لیے **شرط** ہے کہ:

(i) **بالغ** ہو (ii) **عاقل** ہو (iii) **مسلمان** ہو (iv) قابل **اعتماد** ہو	ان شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے بیوی، شوہر، رشتے دار، دوست یا اپنے وکیل وغیرہ کو وصی بنایا جاسکتا ہے۔

(عادل ہونا شرط نہیں ہے)

نوٹ: عادل کی خاص فقہی تعریف ہے جو تقلید کے باب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

وصی کی ذمے داری

- قبول کرنے کے بعد **وصی کے لیے واجب** ہے کہ وصیت پر عمل کروائے۔
- انتقال کے بعد وہ اپنی ذمے داری سے **دستبردار نہیں ہوسکتا۔**
- انتقال سے پہلے وہ **دستبردار** ہوسکتا ہے۔
- دستبردار ہونے کی صورت میں وصی بنانے والے کو **اطلاع دینا ضروری ہے۔**

نابالغ بچوں کے حوالے سے چند باتیں

اِس ذیل میں تین سوالات بہت اہم ہیں:

(۱) ماں ہونے کی صورت میں نابالغ بچوں کے **مال کا رکھوالا کون** ہے؟

(۲) نابالغ بچوں کا خرچہ **کون فراہم** کرے گا؟

(۳) نابالغ بچوں کی **دیکھ بھال اور تربیت کا ذمے دار کون** ہے؟

آگے ان تین سوالوں پر بحث کی جارہی ہے۔

نابالغ بچوں کے مال کا رکھوالا کون ؟

(۱) **باپ** اور **دادا** مشترکہ طور پر۔

انتقال یا ممکن نہ ہونے کی صورت میں

(۲) **وصی** جسے اِس کام کے لئے **باپ** یا **دادا** نے **مقرر** کیا ہو۔

نہ ہونے کی صورت میں

(۳) **حاکم شرع** (مجتہد یا اُس کا نمائندہ)۔

وہ نہ ہوں تو

(۴) **عادل مومنین۔**

وہ نہ ہوں تو

(۵) **عام مومنین**

نابالغ بچوں کا خرچہ کون فراہم کرے گا ؟

بچے کا مال ہونے کی صورت میں	بچے کا مال نہ ہونے کی صورت میں
مال کا نگران بچے کی **مصلحت** کا خیال رکھتے ہوئے اسی میں سے خرچہ فراہم کرے گا۔	(i) **باپ** انتقال یا ممکن نہ ہونے کی صورت میں (ii) **دادا** انتقال یا ممکن نہ ہونے کی صورت میں (iii) **پر دادا** انتقال یا ممکن نہ ہونے کی صورت میں (iv) **ماں** انتقال یا ممکن نہ ہونے کی صورت میں (v) نانا نانی اور دادی (مشترکہ طور پر) انتقال یا ممکن نہ ہونے کی صورت میں (vi) **حاکمِ شرع** وہ بھی نہ ہو تو (vii) معاشرے میں موجود **عادل مومنین** ذمے دار ہوں گے۔ وہ بھی نہ ہوں تو (viii) معاشرے میں موجود **عام مومنین** ذمے دار ہوں گے۔

نابالغ بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کا ذمے دار کون؟

(i) **پیدائش سے دو سال تک ماں باپ کا مشترکہ حق** ہے کہ وہ مل کر دیکھ بھال اور تربیت کی ذمے داری اٹھائیں۔

توجہ: طلاق کی صورت میں بھی دو سال تک بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت میں **ماں کا حق باقی رہے گا** اگر وہ **دوسرا نکاح نہ کرے تو۔**

(ii) ماں کے انکار یا Qualify نہ کرنے پر یہ **باپ** کا حق رہے گا۔

(iii) **باپ کے انتقال** کی صورت میں بچے کے بالغ ہونے تک **ماں زیادہ حقدار** ہے کہ وہ اِس ذمے داری کو سنبھالے چاہے اُس نے **دوسرا نکاح ہی کیوں نہ کر لیا ہو۔** واضح رہے کہ یہ اُس پر **واجب نہیں** ہے۔

(iv) **باپ** کے **انتقال** اور **ماں کے انکار** کی صورت میں **دادا** تربیت اور دیکھ بھال کی ذمے داری اٹھانے کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(v) دادا کے نہ ہونے کی صورت میں جسے **باپ یا دادا** نے **اِس بارے میں وصی** مقرر کیا ہو، تربیت اور دیکھ بھال کا ذمے دار ہوگا۔

(vi) وصی کے نہ ہونے کی صورت میں **کون سے رشتے دار** ذمے دار ہوں گے؟ **حاکمِ شرع** (مجتہد یا اُس کے نمائندے) کی طرف رجوع کرنا کب ضروری ہوگا؟ **عادل مومنین** کی کب ذمے داری بنے گی؟ اِن سب کی تفصیل ہے۔ کسی کا مسئلہ ہو تو علماء سے رجوع کریں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

آیت اللہ خامنہ ای کے مقلدین توجہ کریں

The Office of the Supreme Leader,
Grand Ayatullah Sayyid Ali Hosseini Kha

Name and Surname: muhammad raza dawoodani

E-mail: dawoodani@gmail.com

Subject: Inheritance & Making will

Istifta' no.: 518481

Bismihi Ta`ala

Salamun `alaykum wa Rahmatullahi wa Barakatuhu

You may act according to the risalah of the late Imam Khomeini (q.).

With prayers for your success

salam

may muqallid of Ayatullah Khaminaie distribte inheritance according to the fatawa of Imam Khomeni.
I tried to find out fatawa of Ayatullah Khaminaie in this regard but could not have any complete book so far. kindly guide.